تھے نون مظلوم ہے اگر کے اے بھائی بہی
بکہہ کر آیا صد ہزار افسوس ان اطفلو نکے بھی
گود خالی شہر بانو کی بن اصغر کے رہی
جان کا خطرہ تجھے نہ تھا را امت کیلیے

سوچ رہتا ہے یہی دلکو مرے ہر ایک آن
کر دیا اک پل مین اُسکو تو ذا ای خواہر کیہان
عابدین تنہا بچے گا کیونکہ زیر آسمان
بے برادر بے پدر بے یار امت کیلیے

جب کیا نانانے بخشایش کا بندونکی سوال
لے بچے بہی کا فکر آیا نہ بیٹے کا خیال
غیر تسلیم و رضا پائی نہ تونے کچھ مجال
ان تلک تو ہو گیا ناچار امت کیلیے

پھر کیا قاتل نے کہا تو شہادت ذوق مین
ہو گیا راضی رضائے حق پہ ای میرے حسین
سر حوالے کر دیا ان ظالمون کو مثل دین
ایک ذرہ بھی نہ کی تکرار امت کیلیے

ہین سوار ناقہ تیان بی بی حجاز اہل حرم
تن بخاک و خون مین غلطان تجکو یہ بھایا ستم
ہو گئیں نیزیان ان سب کے سر جاتا ہے دنیا سے علم
ہائے ابن حیدر کرار امت کیلیے

کاش مین بہی مرتی جسدم تو رہا سید انمین بحضور
سر برہنہ تو پڑا ہو خاک و خون کے بیچ اور
تجکو جیتا چرخ نے رکھا دکھانیکو یہ جور
سر ترا ہو نیزہ کی دستار امت کیلیے

حضرت زینب غرض کرتی تہین دان یہ گفتگو
جب تو سودا اب بھلا اس رمز کو سمجھیگا تو
ہر سخن ارض و سما سن سن کے روتا تھا لہو
کر گئے جو دین کے سردار امت کیلیے

کیون نہ آخر ہو پیمبر کے نواسے واہ واہ
جان تک اپنی گنوا پیدا کی آمرزش کی راہ
جو سخن منھ سے نکالا تھا کیا اسکا نباہ
ایسی بد اعمال و بدکردار امت کیلیے

## مرثیہ حضرت

عزیزو روضۃ الشہدا مین ہمنے جو لکھا دیکھا
مصیبت اولیا و انبیا کی سی نہ کیا دیکھا
پڑھا ہمنے بھی وہ احوال اور سب کو پڑھا دیکھا
ولے دیکھا نہ وہ جو ماجرائے کربلا دیکھا

غضب آدم نے کیا کھینچی ہے حوا کی جدائی سے
پڑے تھے کیڑے تن مین کرم ایوب کے صبر آزمائی سے
عداوت بھائیون نے کی ہے کیا یوسف کے بھائی سے
بلا کے آرے سے تن زکریا کا بھی دو تا دیکھا

غم فرقت سے حوا کے یہ آدم زار و گریان تھے
اور ایسا ہجر مین یوسف کے روتے پیر کنعان تھے
کہ آب چشم سے انکے سدا سیراب حیوان تھے
کہ انکی چشم مین نور نظر کن نے ربا دیکھا

سنا ہوگا جو کچھ فرعون سر موسی کے لایا تھا
بظاہر دار پر عیسی کو امت نے چڑھایا تھا

www.emarsiya.com

ستم کی تیغ سے صالح کا ناقہ بھی ین آیا تھا
تن یحییٰ سے ہر اک عضو عالم نے جدا دیکھا

نبی جو تھا ہارا ہر ان مرضی خدا الٰہی مین تو
پڑی طوفان کے باعث نوح کی کشتی تباہی مین
مصیبت کھینچی کیا یونس نے جا کر بطن ماہی مین
جو گذری ان پہ سو اہل جہان نے برملا دیکھا

خیال آتے ہین دلبر اپنے لاکھون رات اور دن مین
پہ سب کچھ دیکھتے پر ایک نے دیکھا نہ وہ انھین
کہ سختی کے زمانے کا ورود اگر ہوا کن مین
نبی کی آل نے جو اپنے سر پر ناروا دیکھا

لقب اک طرح کا ہر ایک پر عالم مین ہو گذرا
نہین کہنے کے قابل مصطفےٰ کے گھر پہ جو گذرا
کوئی فرزند کی خاطر کوئی یاران کو رو گذرا
نہ کانون نے سنا نے آنکھون نے وہ ماجرا دیکھا

انھوں نمین کا ہے کو گذری کسی کی یہ جفا سر پر
پسر کا تن نظر آیا پدر کو خاک و خون اندر
کہ ہر اک لوتھ پر بھائی کی جا اپنا کٹائے سر
پدر کا سر پسر نے نوک نیزہ پر دھرا دیکھا

کسی کے سر پہ کا ہیکو جفا نمین یہ غضب ٹوٹا
سرے پردا زنو نگے کیے یون ناموس کو لوٹا
بغیر از جی دیئے یان طفل شش ماہہ نہین چھوٹا
کہ ہر اک بیوہ کے سر پر نہ چادر نے ردا د

ہوا ایسا ستم یہ وہ نمین کسکی دختر و زن پر
جو بیٹی کا بڑا ہاتھ اس گھڑی ماں کے دامن پر
کہ بعد از مرگ والی یہ غضب تو اہل شیون
تو ماں نے ہاتھ بیٹی کا کسی کو کھینچتا د

بدن بیٹی کا ماں کو بیٹی سے عریان نظر آیا
بہن کو بھائی کا تن خاک پر غلطان نظر آیا
سر مادر بھی دختر کو برہنہ وان نظر آ
بھتیجے نے پھوپھی کو اونٹ پر [illegible] بیٹھا د

پھوپھی کو یون بھتیجے کس طرح گردون نے دکھلائی
پہ جاتا تلووں نمین کا ٹانا نوک پشت پا نکل آئی
گلے مین طوق تھا ہر پاؤں مین زنجیر پہن
ہر اک منزل مین یون اس ناتوان کو پیادہ پا دیکھا

سسر داماد نیزے پر نظر مین ساس کے آیا
الم مین سمدھی کے سمدھن نے سو خون جگر کھایا
بہو نے ساس کو شوہر کے غم مین پیٹتا پایا
گلے کو بھانجے کے اپنے خالا نے کٹا دیکھا

کہو تو تخت کی رات اس طرح سے کسکی آئی ہے
کبھو دولہن نے مہندی خون سے دولہا کی لگائی ہے
کہ رشتہ کے باندھتے ہی سہرے کے گردن کٹائی ہے
کسی نے اس طرح کا بیاہ دنیا مین سنا دیکھا

نہ ہو کس بیاہ مین نوبت بغیر از سینہ کوبی کے
گر آرائش سے پوچھو کچھ کنول جلتے تھے دل ہی کے
جو روشن مشعلین دیکھین تو وان جلنے سے ہر جی کے
کہون کیا جائے آتشبازی ان عالم نے کیا دیکھا

جو پوچھو پھلجھڑی سے کچھ تو ہر دم اشک ریزان تھے
اناروں کی جگہ دل کے شرارے وان نمایاں تھے
اگر مہتاب سے کہیے تو سالے چشم حیران تھے
ہوائی کے عوض وان نالۂ سرور ہوا دیکھا

www.emarsiya.com

عجب شادی تھی جسمین خون دل شربت کا پیالا تھا
بجائے پان دہان پھل کا کٹاری کے حوالا تھا
گلو مین اشک کی لڑیون ذبح کے ہار ڈالا تھا
مقام پاندان کاٹے سر ونکو وان دھرا دیکھا

کہون کیا آہ اے یارو نشست ایجا مین مجلس کی
جو کچھ صورت تھی دولہا کی مصیبت کیا کہون اسکی
جدا سر سے پڑی تھی خاک و خون مین لاش جس لڑکی
کہ پایا ادھر نظر آیا تو دست اودھر پڑا دیکھا

جنھون کی شادی یہ کچھ ہو تو انکے غم کو کیا کہیے
پھر انکے عشق مین مارے گئے ہین دم بدم کو کیا کہیے
جنھین ہم سنکے ایسا کچھ تو یارو ہمکو کیا کہیے
کیا جو غور ہم اپنے تئین دور از وفا دیکھا

پیمبر کا جگر گوشہ برائے آب دو دن ترسے
شفاعت پھر طلب کیجیگا عقبے مین پیمبر سے
یقین ہم اب سر وا شجار رکھین امید کو ترسے
نہایت شرم دین سے ہم دل انکی کو جا دیکھا

سو مین فرزند انکے خاک و خون مین ہم نہالی پر
مسلمان پھر کہاتے ہین ہم اس بے انفعالی پر
حرم خاک سیہ پر بیٹھین اور ہم فرش قالی پر
مروت سے نہایت آپکو نا آشنا دیکھا

نہ ہو ناموس پیغمبر کو زیر چرخ جب پردا
نہ جانین کیا جواب اس بات کا دیوینگے ہم فردا
بٹھا دین اپنے ہم ناموس کو پردے مین نادردا
کہ ہم اس امر مین ہر ایک کو دور از حیا دیکھا

ملے انکو نان خشک وہ بھوکونے دکھ پاوین
ہے پھر صبح کا خطرہ جو بعد از شام ہم کھاوین
اور اپنے واسطے ہم اطعمہ اقسام پکواوین
غرض اسطرح کے جینے کو اپنے بے مزا دیکھا

مجھو جو ہم تو وہ ہی ہی جو اس دکھ کو سن رو دے
مسلمان وہ ہی عمر اپنی اسی غم بیچ جو کھو دے
جہا ئین دل لئے کہتے ہین جسمین درد یہ ہووے
نہ یہ دین اب ہمارا ساکہ کفر اس سے بھلا دیکھا

ترے اس نظم پر سودا خلائق آب رو دیتی
یہ دست آویز تا محشر کی یہ نام مرثیہ گوئی
سیاہی یہ قلم نا مرے عالم لے گئی دھوئی
کہ ہر اک بند پر جسکے در جنت کھلا دیکھا

## مرثیہ دیگر

آج روتے ہین احمد مختار
آج اُن کے جگر کے ٹکڑون کو
ہاتھ ملتے ہین حیدر کرار
ظلم کی تیغ سے لیا ہے اُتار

راکب دوش کا محمد کے
دھوتے جن گیسوؤن کو پیغمبر
آج نوک سنان پہ ہے سوار
سو وہ آلودہ ہین گرد و غبار

آج فرزند ساقی کوثر
تشنہ دریا کے جا موے بکنار

www.emarsiya.com